(۴۷)

ظلمت شب نے سویروں کا نشانہ باندھا
ریزۂ سنگ نے شیشوں کا نشانہ باندھا
ہر کماندار نے سینوں کا نشانہ باندھا
دونوں شیروں کے کلیجوں کا نشانہ باندھا
یک بیک تیر چلے چھد گئے پہلو دونوں
سر پہ یوں تیغ لگی کٹ گئے ابرو دونوں

(۴۸)

دی صدا عونؑ و محمدؑ نے ، کیا شہؑ کو سلام
ڈال کر گھوڑے کو سرپٹ چلے صحرا میں امام
پہنچے جب دونوں دلیروں کے قریں شاہؑ انام
دیکھا ہیں خون میں ڈوبے ہوئے دونوں گلفام
پیار سے جھک گئے سینہ سے لگائیں لاشیں
انّا للہ کہا اور اٹھائیں لاشیں

(۴۹)

شاہؑ زینبؑ کے قریں سر کو جھکا کر بیٹھے
اشک چھلکی ہوئی آنکھوں سے بہا کر بیٹھے
درد کی ٹیس اٹھی دل کو دبا کر بیٹھے
بارِ غم ، دو جواں شیروں کا اٹھا کر بیٹھے
رو کے زینبؑ نے کہا پیشِ خدا ہو مقبول
اے مرے بھائی ، مری نذرِ وفا ہو مقبول

(۵۰)

سجدۂ شکر پہ زینبؑ کے شہِ تشنہ جگر
اور بھی روئے ہوئے اور بھی غم سے مضطر
بولی ہمشیر کہ اے بھائی تصدق خواہر
ہوتے سو بیٹے تو میں کرتی فدا بھائی پر
نظمیؔ دل حزیں صد بارِ محن لے کے چلے
پرسہ ہمشیر کو سلطانِ زمن دے کے چلے

❀❀❀

❀❀❀

بزم میں تذکرۂ تشنہ دہانی ہو جائے
کوئی پیاسا نہ رہے اشک فشانی ہو جائے
پیاس ہے عشقِ شہ شِ شِ تشنہ جگر کی نظمیؔ
آتشِ سوزِ نہاں آنکھ میں پانی ہو جائے

❀❀❀

غمِ شہید بصد شور و شین لکھا ہے
کرن کرن نے شہِؑ مشرقین لکھا ہے
شفق نے خونِ شہادت کی آبرو کے لئے
میانِ ارض و سما یا حسینؑ لکھا ہے

❀❀❀

واللہ علیؑ چشمِ پیمبرؐ کی ضیا ہے
واللہ علیؑ رحمتِ عالم کی دعا ہے
اس پر بھی تو معلوم نہیں رتبۂ حیدرؑ
حالانکہ نصیری کی نگاہوں میں خدا ہے

مہدی نظمیؔ